# خَتمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

۹ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## درودِ پاک کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: جب تم پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھو تو اچھے انداز سے، بہترین الفاظ کے ساتھ پڑھو! تمہیں کیا خبر ممکن ہے یہی درود شریف بارگاہِ حُضور میں پیش کیا جائے۔[1]

1... القول البدیع، صفحہ: 57۔

**پیارے اسلامی بھائیو!** اِس روایت میں اچھے سے اچھے الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا، وہ اچھے الفاظ کیا ہوں گے..؟؟ فرمایا: (جب درود پڑھو تو) یُوں درود پڑھا کرو!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ

**ترجمہ:** اے اللہ پاک! سب رسولوں کے سردار، اَہْلِ تقویٰ کے امام، سب سے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے درود، رحمتیں اور برکتیں نازِل فرما۔[1]

مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم — نَوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نُبُوّت پہ بے حد درود — ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلّی اللہُ عَلَیْہ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[3] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا

1...القول البدیع، صفحہ:57۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:295-296 ملتقطاً۔
3...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

## رُسُل انہی کا تو مژدہ سُنانے آئے ہیں

**روایات میں ہے:** ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام نے اپنے 12 **حَوَارِیوں** کو بُلایا۔

**نوٹ:** وہ لوگ جنہیں حالتِ ایمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کی صحبت میسر آئی، اُنہیں **حَوَارِی** کہتے ہیں۔

آپ علیہ السَّلام نے 12 **حَوَارِیوں** کو بُلایا، اپنے فیضانِ نبوت سے اُنہیں جنّات پر قابُو پانے اور مریضوں کو شفا دینے کی طاقت عطا فرمائی۔

سُبْحٰنَ الله! مَعْلُوم ہوا؛ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام صِرف خُود ہی مشکل کُشا نہیں ہوتے، جن پر نگاہِ کرم فرما دیں، اُن کو بھی مشکل کُشا، حاجت روا بنا دیتے ہیں۔

خیر! حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام نے اپنے **حَوَارِیوں** کو 2 طاقتیں عطا فرمائیں (1): جنّات پر قابُو پانے کی طاقت (2): مریضوں کو شفا بخشنے کی طاقت۔

یہ 12 **حَوَارِی** تھے، اِن کے ساتھ آپ نے 70 **حَوَارِی** مزید مقرّر فرمائے، اب یہ کل 82 ہو گئے۔ اب اِن 82 افراد کی جو ڈیوٹی آپ نے لگائی، وہ بڑی کمال کی تھی۔ فرمایا: ہر ہر شہر میں جاؤ! گاؤں گاؤں پہنچ جاؤ! اگر اَہْلِ شہر، اَہْلِ گاؤں تمہارا اچھا اِسْتقبال کریں، تمہیں کھانا پیش کریں تو کھالو! اگر نہ دَیں تو شہروں کی گلیوں، راہوں پر رہو، جو بیمار ملے، اُسے شِفا بخشتے جاؤ! شہروں والے تمہیں قبول کریں یا نہ کریں، ایک اِعْلان تم نے ہر شہر میں کرتے جانا،

سب کو بتاتے جانا: قَدِ اقْتَرَبَ مَلَكُوْتُ السَّمٰوٰتِ بیشک آسمانوں کی بادشاہت (یعنی سب جہانوں کے شہنشاہ کی آمد) قریب آگئی ہے۔[1]

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے | یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
یہ آج کاہے کی شادِی ہے عرش کیوں جُھوما | لبِ زمیں کو لبِ آسماں نے کیوں چوما
یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل | یہ آسمان سے پیہم ہے نُور کیوں نازِل
فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں | اِنہی کے آنے کی شادِی رچانے آئے ہیں
رُسُل انہی کا تَو مژدہ سُنانے آئے ہیں | اِنہی کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں
یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے | یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے[2]

## بڑی رحمت عطا ہونے کی رات

**روایت میں ہے:** ایک مرتبہ آدھی رات کا وقت تھا، اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے **حَوَارِیوں** (یعنی آپ پر ایمان لانے والے خوش نصیبوں) نے نماز ادا کی، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے گرد جمع ہو گئے۔ یہ ایک نِرالی رات تھی، اَنوکھی رات تھی، کون سی رات تھی؟ خُود حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی زبانی سنیے!

آپ نے اپنے **حَوَارِیوں** سے فرمایا: آج وہ رات ہے جو مسیحا رسول (یعنی مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانے میں سالانہ جشن کے طور پر منائی جایا کرے گی، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آج ہم سو جائیں بلکہ آج ہم اپنے رَبّ کریم کے حُضُور 100 رکعت نماز ادا کریں گے، اپنے رَبّ کے حُضُور سجدہ کریں گے۔ مزید فرمایا: ہمیں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے

1… حجۃُ اللہ علی العالمین، المبحث الرابع…الخ، القسم الاوّل…الخ، الباب الاوّل…الخ، صفحہ: 74 بتقدم و تاخر۔
2… سامانِ بخشش، صفحہ: 135و137 ملتقطاً۔

ہمیں اس رات میں ایک بڑی نعمت عطا فرمائی ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کیا شان ہے اللہ پاک کے نبیوں کی...!! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام وہ شان والے نبی ہیں، جن کے معجزۂ عِلْمِ غیب کا الگ طور پر قرآنِ کریم میں ذِکْر آیا ہے اور آپ کے عِلْمِ غیب کی شان دیکھیے! سینکڑوں سال پہلے کی بات ہے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اللہ پاک کی عطا سے، عِلْمِ غیب کی شان سے اُس وقت اُمّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اَنْداز دیکھ رہے تھے، عشق کے رنگ ملاحظہ فرما رہے تھے، آپ جانتے تھے کہ وِلادتِ مصطفےٰ کی رات وہ عظیم رات ہے کہ اُمّتِ مصطفےٰ اِس رات کی قدر پہچانے گی، اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کمال درجے کا عشق کرتے ہوئے، اُن کی وِلادت کی رات کو سالانہ جشن کے طَور پر منایا کرے گی۔

نہ کیوں آج جھومیں کہ سرکار آئے | خُدا کی خُدائی کے مُختار آئے
نہ کیوں بارہویں پر ہمیں پیار آئے | کہ آئے اِسی روز سرکار آئے
وہ آئے دو عالم کے مختار آئے | لو آج آئے امّت کے غمخوار آئے[2]

**پیارے اسلامی بھائیو!** یہاں ایک اور بات پر غور فرمائیے! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی خوشخبری سُنانے آئے تھے، جو یہ جانتے تھے کہ میرے بعد صِرْف و صِرْف احمد نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہی تشریف لائیں گے، جیسا کہ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

1...انبیائے سابقین اور بشارتِ سید المرسلین، صفحہ:45۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:499۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ

(پارہ:28، سورۂ صف:6)

ترجمۂ کنزُالعِرفان : اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا:اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کی وِلادت مبارَک کب ہو گی، کس رات کو وہ دُنیا میں تشریف لائیں گے، ابھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے نہیں تھے، اِس سے سینکڑوں سال پہلے، عینِ وِلادتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رات کو گویا کہ جشنِ میلادِ مصطفےٰ کی محفل سجی ہوئی ہے اور انداز مبارک کیسا عظیم ہے، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے **حَوَارِیوں** کو اس رات کا شکر ادا کرنے کا بھی حکم دیا اور فرمایا: آج ہم میلادِ مصطفےٰ جو آیندہ صدیوں بعد ہونی ہے، اُس کے شکرانے میں 100 رکعت نماز ادا کریں گے۔

رُسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں | انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں
فرشتے آج جو دُھومیں مچانے آئے ہیں | انہیں کے آنے کی شادی رَچانے آئے ہیں[1]

*-*-*-*

سرکار کی آمد! مرحبا! | سردار کی آمد! مرحبا!
اچھّے کی آمد! مرحبا! | سچّے کی آمد! مرحبا!
حُضُور کی آمد! مرحبا! | پُرنور کی آمد! مرحبا!

1…سامانِ بخشش، صفحہ:137۔

# ذِکر فرماتے رہے جن کا نبی

**پیارے اسلامی بھائیو!** سُبْحٰنَ الله! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی کیسی نِرالی شان ہے، کیسا اُونچا رُتبہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام جیسے اُونچے رُتبے والے نبی علیہ السَّلام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی دُھومیں مچاتے رہے ہیں۔

تَصَدُّق ایسی رِفعت پر کہ برسوں قَبل دُنیا میں | سُناتے آئے ہیں مُژدہ حضرت عیسیٰ مُحَمَّد کا

نہ صرف اس دُنیا میں بلکہ قیامت والے دن بھی حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام آخری نبی کا ہی ذکر خیر فرمائیں گئے، انہی کی طرف لوگوں کو بھیجیں گے، روایت میں ہے کہ قیامت والے دن اس کی آفتوں، ہولناکیوں اور مصیبتوں سے تنگ آکر لوگ کسی شَفاعت کرنے والے کی تلاش میں نکلیں گے ❁ ڈھونڈتے ہوئے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام ❁ پھر حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام، ❁ وہاں سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلام ❁ پھر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں پہنچیں گے، ارشاد ہو گا:: نَفْسِی نَفْسِی، اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ ❁ آخر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی خدمت میں حاضِری ہوگی،وہاں سے یہی جواب پائیں گے۔ آپ علیہ السَّلام مزید فرمائیں گے اِذْهَبُوا اِلَی مُحَمَّدٍ یعنی اب کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں، اب تم سب آخری نبی، مُحَمَّد عربی کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔[1]

فقط اتنا سبب ہے، انعقادِ بزمِ محشر کا | کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے[2]

1…مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی…الخ، جلد:7، صفحہ:415، حدیث:36 ملخصًا۔
2…ذوقِ نعت، صفحہ:232۔

## رُسُل اِنہی کا تو مژدہ سُنانے آئے ہیں

**پیارے اسلامی بھائیو!** یہ صِرْف حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام نہیں ہیں، حضرت آدم علیہ السَّلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام تک جتنے نبی تشریف لائے، سب کے سب نبی آمدِ مصطفےٰ کے چرچے کرتے آئے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے کہ اللہ پاک نے عالَمِ اَرْواح میں (یعنی اس دُنیا سے پہلے ایک جہان ہے، جہاں رُوحیں ہوتی ہیں، اس جہان میں) سب کو جمع فرمایا، جنہیں تاجِ نبوت عطا فرمانا تھا، پِھر اُن سے ایک وعدہ لیا، وہ وعدہ کیا تھا؟ اللہ پاک نے اسے پارہ:3، سورۂ آل عمران، آیت نمبر 81 میں بیان فرمایا ہے۔ فرمایا: میں تم سب کو تاجِ نبوت عطا فرماؤں گا، کتاب و حکمت تمہیں عطا کی جائے گی، پھر

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ

تَرْجَمۂ کَنْزُالعِرفان: پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا۔

یعنی اِس دوران جب تمہاری نبوتوں کا دور چل رہا ہو گا، تم اپنے نُورِ نبوت کی روشنیاں دُنیا میں پھیلا رہے ہوں گے، اِس دوران اگر ہمارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے تو

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ

تَرْجَمۂ کَنْزُالعِرفان: تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا۔

پھر تمہیں ہمارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ بھی پڑھنا ہے، اُن کی خِدْمت بھی اَنجام دینی ہے۔

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ

تَرْجَمۂ کَنْزُالعِرفان: (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اِس حکم کا) اقرار کر لیا اور اِس (اِقْرار) پر میرا بھاری ذِمہ لے لیا؟

سب نبیوں نے عرض کیا:

اَقْرَرْنَا ؕ | ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم نے اِقْرار کر لیا۔

اب یہاں ایک سُوال ہے: اللہ پاک کو تو مَعْلُوم تھا کہ جب تک یہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام دُنیا میں موجود ہوں گے، تب تک محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت دُنیا میں نہیں ہو گی، اِس کے باوُجُود اُن سے اِقْرار کیوں لیا گیا کہ اگر تمہارے دورِ نبوت کے دوران مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے تو تمہیں اُن پر ایمان لانا ہو گا۔ یہ بات طے تھی کہ اُنہوں نے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی ظاہِری زندگی میں تشریف لانا ہی نہیں تھا، پھر اِقْرار کیوں لیا گیا؟

جواب یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سے اس لیے اِقْرار لیا گیا تھا تاکہ اُن کے دِل ہر وقت آمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لیے مُنْتَظِر رہیں، وہ ہر وقت اپنی اُمّتوں کو بس یہی کہتے رہیں کہ بَس آمدِ مصطفےٰ قریب ہے، اے لوگو! سُن لو...!! آمدِ مصطفےٰ قریب ہے۔ یُوں ہر دَور ہی میں آمدِ مصطفےٰ کے چرچے ہوتے رہیں گے۔ (1)

## اِجتماع کرو! خوشیاں مناؤ...!!

حضرت داؤد علیہ السَّلام جو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے تقریباً 1700 سال پہلے دُنیا میں تشریف لائے، اُس وقت حضرت داؤد علیہ السَّلام نے اپنی قوم سے فرمایا: سَبِّحُوا الرَّبَّ تَسْبِیْحًا جَدِیْدًا اب ایک نئے رنگ سے اللہ پاک کی تسبیح بیان کرو! سَبِّحُوْہُ فِیْ مَجْمَعِ الْاَبْرَارِ نیک لوگوں کے اجتماع سجاؤ! اُن اجتماعات میں اللہ پاک کی پاکی بیان کرو!

1... تفسیر نعیمی، پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:81، جلد:3، صفحہ:593 بتغیر۔

مزید فرمایا: چاہیے کہ بنی اسرائیل خوشیاں منائیں، چہرے ہشاش بشاش کر کے خوشیوں کا خُوب اِظْہار کریں اس لیے کہ نُورِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عنقریب چمکنے والا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا:

رُسُل اِنہی کا تو مُژْدہ سُنانے آئے ہیں | اِنہی کے آنے کی شادِی رَچانے آئے ہیں[2]

## یہ ہے وقت مُسَرَّت کا

**پیارے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جن کی آمد کے چرچے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کرتے رہے، جن کی آمد کی خوشیاں منانے پر اللہ پاک کے نبی لوگوں کو اُبھارتے رہے، وہ محبوبِ رحمٰن، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہم گنہگاروں کی بگڑیاں بنانے کے لیے آخری نبی بن کر تشریف لائے۔

خالِقِ کُل اے رَبِّ عُلیٰ، شکر ترا کیونکر ہو ادا
ہم کو وہ مَحْبُوب دیا رُتبہ جس کا سب سے سِوا (اُونچا)
کیوں خاموش ہو اَہْلِ صفا، ہے یہ وقت مسرت کا
یعنی آج ہوئے پیدا شاہِ ہُدیٰ محبوبِ خُدا
قاسِمِ نعمت آپہنچے، مالِکِ جنّت آپہنچے
والِیٔ اُمّت آپہنچے، رَبّ کی رحمت آپہنچے
جن کی خلیل دُعا مانگیں، جن کی مسیح بشارت دیں
جن کی گواہی پتھر دیں، جن سے سب دُکھ درد کہیں

1… حجۃُ اللہ علی العالمین، المبحث الرابع… الخ، القسم الاوّل… الخ،، الباب الاوّل… الخ، صفحہ: 71 ملخصًا۔
2… سامانِ بخشش، صفحہ: 137۔

سالکِ خستہ کی آقا، پُوری ہو ہر ایک دُعا
جو اِس محفل میں آیا، ہو اُس پر بھی فضل ترا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ! آمنّا بِرَسُوْلِ اللہ![1]

## فرشتے نے مُہرِ نبوت لگادی

**پیارے اسلامی بھائیو!** جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے، اس وقت اُمّ مصطفےٰ حضرت سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہانے بہت سارے عجائبات دیکھے، اللہ پاک کی قُدرتوں کے بڑے نظارے کئے۔ اِنہی میں سے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: جو کچھ میں دیکھ چکی تھی، ابھی اُس پر تعجب ہی کر رہی تھی کہ اچانک 3 نُورانی شخص میرے سامنے ظاہِر ہوئے، اُن کے چہروں پر اِتنا نُور تھا، اِتنا نُور تھا، لگتا تھا کہ سُورج اُن کے چہروں پر طُلُوع ہو گیا ہے ❁ اُن میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کا خوبصُورت جگ تھا، جس سے مُشک کی خوشبو پھُوٹ رہی تھی ❁ دوسرے کے ہاتھ میں سبز زُمرد کا 4 کونوں والا بڑا سا تھال تھا ❁ تیسرے کے ہاتھ میں ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی کوئی چیز تھی۔ دوسرا شخص جس کے ہاتھ میں بڑا تھال تھا، اُس نے تھال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کیا اور عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! یہ دُنیا ہے، آپ پسند فرمایئے کہ کس کونے کو پسند فرمائیں گے؟ سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا فرماتی ہیں: یہ سُن کر مجھے تجَسُّس ہوا کہ دیکھوں میرا لال کس کونے کو پسند کرتا ہے، اتنے میں محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ہاتھ مبارَک اُٹھایا اور تھال کے درمیان میں رکھ دیا۔ اُس شخص نے 3 بار کہا: رَبِّ کعبہ کی قسم!

1…دیوانِ سالک، صفحہ: 31 تا 34 ملتقطاً۔

آپ نے کعبہ کو پسند فرمایا ہے، اللہ پاک کعبے کو آپ کا قبلہ مُقرَّر فرمائے گا۔

دو عالَم میں روشن ہے اِکّا تمہارا | ہوا لامکاں تک اُجالا تمہارا
بنایا تمہیں حق نے مختار و حاکم | وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمہارا
بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا | ہے ممنون و شاکِر یہ کعبہ تمہارا

اس کے بعد تیسرا جو شخص تھا، اُس نے ریشمی کپڑے کو کھولا، اُس میں سے ایک مہر نکالی، ایسی چمکدار مُہر تھی، جِسے دیکھ کر آنکھیں چُندیا رہی تھیں۔ اس مُہر کو چاندی کے جگ میں 7 مرتبہ غُسل دیا گیا، پھر محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہر (خَتْمِ نبوت) لگادی۔[1]

## سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

**حضرت سیدہ آمنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عنہا **فرماتی ہیں:** جب حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بدلی آئی جس میں روشنی کے ساتھ گھوڑوں کے ہِنْہِنَانے اور پرندوں کے اُڑنے کی آواز تھی اور کچھ انسانوں کی بولیاں بھی سنائی دیتی تھیں۔ پھر ایک دم حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے سامنے سے غائِب ہوگئے، میں نے سنا، **کوئی اعلان کر رہا تھا: مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو مشرق و مغرب میں سیر کرواؤ! انہیں سمندروں میں لے جاؤ! تاکہ تمام کائنات کو اِن کا نام، اِن کا حلیہ، اِن کی صفت معلوم ہو جائے، اِن کو تمام جاندار مخلوق یعنی جن و انس، ملائکہ اور چرندوں و پرندوں کے سامنے پیش کرو! ❁ انہیں حضرت آدم علیہ السّلام کی صورت ❁ حضرت شیث علیہ السّلام کی معرفت ❁ حضرت نوح علیہ السّلام کی

1… حجۃُ اللہ علی العالمین، المبحث الرابع… الخ، القسم الثانی… الخ،، الباب الثانی… الخ، صفحہ: 168۔

شجاعت ❁ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کی خُلَّت ❁ حضرت اسمٰعیل علیہ السَّلام کی زبان ❁ حضرت اسحٰق علیہ السَّلام کی رضا ❁ حضرت صَالِح علیہ السَّلام کی فصاحت ❁ حضرت لوط علیہ السَّلام کی حکمت ❁ حضرت یعقوب علیہ السَّلام کی بشارت ❁ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کی شِدّت (یعنی جلال) ❁ حضرت ایوب علیہ السَّلام کا صبر ❁ حضرت یُونُس علیہ السَّلام کی طاعت ❁ حضرت یُوشَع علیہ السَّلام کا اللہ پاک کی راہ میں لڑنا ❁ حضرت داوٗد علیہ السَّلام کی آواز ❁ حضرت دانیال علیہ السَّلام کی محبّت ❁ حضرت اِلیاس علیہ السَّلام کا وقار ❁ حضرت یحییٰ علیہ السَّلام کی عصمت (یعنی پاکدامنی) ❁ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا زُہد عطا کرکے اِن کو تمام پیغمبروں کے کمالات اور اخلاقِ حَسَنہ سے مُزَیَّن کردو![1]

ذات ہوئی انتخاب، وَصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروڑوں درود[2]

**پیارے اسلامی بھائیو!** قرآنِ کریم کا یہ ایک لفظ ہے:

| | |
|---|---|
| خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ (پارہ:22، سورۂ احزاب:40) | تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔ |

اس ایک لفظ کے اندر دیکھیے! پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی کیسی کیسی شانیں بیان ہوئی ہیں، اسی میں آپ کے عِلْم کی وُسعت کا بیان بھی موجود ہے، اسی میں آپ کے دِین کے کامِل و اکمل ہونے کا بیان بھی موجود ہے اور اسی میں آپ کے بے مثل و بے مثال ہونے کا بیان بھی موجود ہے۔

1…سیرت مصطفیٰ، صفحہ:68-69 بتصرف قلیل۔
2…حدائق بخشش، صفحہ:264۔

پھر ہم کیوں جھوم جھوم کر نعرے نہ لگائیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| محمد مصطفیٰ | سب سے آخری نبی! | احمد مجتبیٰ | سب سے آخری نبی! |
| آمنہ کا لاڈلہ | سب سے آخری نبی! | شاہِ ہر دوسرا | سب سے آخری نبی! |
| تاجدارِ انبیا | سب سے آخری نبی! | ہیں حبیب کبریا | سب سے آخری نبی! |
| ہیں شفیع الورا | سب سے آخری نبی! | عاصیوں کا آسرا | سب سے آخری نبی! |
| اعتقادِ فاطمہ | سب سے آخری نبی! | ہے یقین عائشہ | سب سے آخری نبی! |
| عقیدہ سب صحابہ کا ! | سب سے آخری نبی! | عقیدہ اَہْلِ بیت کا ! | سب سے آخری نبی! |
| عقیدہ غوثِ پاک کا! | سب سے آخری نبی! | اَوْلیا نے بھی کہا! | سب سے آخری نبی! |
| شیخ و شاب نے کہا | سب سے آخری نبی! | بچہ بچہ بول اُٹھا | سب سے آخری نبی! |
| ہے عقیدۂ رضا | سب سے آخری نبی! | نعرہ ہے عطّار کا | سب سے آخری نبی![1] |

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 ...وسائلِ فردوس، صفحہ:51-52۔